© rasailojaraid.com

④ روزنامہ ’امت‘ کراچی کا تبصرہ بعنوان ’مستحسن اقدام‘

......تحقیق کی فضا گرچہ بھارت میں سازگار ہے مگر پاکستان بھی یکسر محروم نہیں۔ کچھ نوجوان اس میدان میں کودے ہیں اور اُنہوں نے فتویٰ پرستی کے ماحول میں خود کو ضائع کرنے کے بجائے تحقیق وجستجو اور تفقہ فی الدین کو حرزِ جان بنایا ہے۔ اُنہیں میں سے ایک حافظ حسن مدنی بھی ہیں۔ ’محدث‘ کے نام سے ایک علمی اور معیاری ماہنامہ ان کی زیرادارت نکلتا ہے، جس پر کسی مسلک کا رنگ غالب نہیں، خود ان کے اپنے مسلک کا بھی نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مسائلِ زمانہ کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں اور تحقیق کی کھٹال میں کوٹ کوٹ کر ان مسائل کا علاج تلاش کرتے ہیں۔ کبھی ثقافت کے نام پر کثافت ان کو کھلتی ہے تو کبھی دین کے نام پر لادینیت پھیلانے والے جعلی دانشوروں پر وہ گرفت کرتے ہیں۔ ان دونوں تصویر اور ویڈیو کا مسئلہ ایک اختلافی معاملہ بنا ہوا ہے۔ بعض مکاتبِ فکر اس سلسلے میں ایک انتہا پر ہیں تو بعض دوسری طرف۔ اس سلسلے میں مثبت کوشش یہ ہوئی کہ لاہور میں تمام مکاتبِ فکر کے نمائندے مگر جید علماء ومفتیانِ کرام کا ایک اجلاس مفتی محمد خان قادری کی درس گاہ جامعہ اسلامیہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں خالصتاً علمی انداز میں تصویر، ویڈیو کے مسئلے کا جائزہ لیا گیا اور آخر میں تمام مکاتبِ فکر کے علماء نے ایک متفقہ قرارداد بھی منظور کی جس کو اجلاس کا حاصل قرار دیا جا سکتا ہے۔ لاہور کے اس اجلاس میں علمائے کرام کے سامنے دو نکات تھے:

① تصویر، فوٹوگرافی اور ویڈیو کی شرعی حیثیت

② دورِ حاضر میں تبلیغی ضروریات کے لئے تصویر، ٹی وی اور ریڈیو کا جواز

علماء نے ان دونوں نکات پر بھرپور تیاری کی۔ قرآن وحدیث سے استدلال پیش کیا اور اپنے اپنے موقف کی وضاحت کی، مگر حسن یہ ہے کہ اپنے موقف پر جامد رہنے کے بجائے صورتِ حال کو سمجھانے اور دوسروں کے موقف کو سمجھنے کی کوشش کی۔

اس مذاکرے میں جہاں ایک نکتہ نظر یہ تھا کہ تصویر ہر حال اور ہر حیثیت میں حرام ہے تو دوسرے کا موقف تھا کہ صرف شرک اور فحش مقاصد میں استعمال ہونے والی تصویر حرام ہے، باقی سب کی اجازت ہے۔ ایک تیسرا موقف یہ تھا کہ ٹی وی، ویڈیو تصویر کے حکم میں ہی نہیں

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

آتے، لہٰذا جائز ہیں۔ دلائل سب کے پاس تھے۔ بنیاد سب کی 'قرآن وسنت' تھی مگر چونکہ معاملہ ضد کا نہیں، تفہیم کا تھا، لہٰذا ایک متفقہ موقف سامنے آ گیا، جس کو اتفاقِ رائے کی بنیاد کہا جاسکتا ہے۔ جس میں کہا گیا کہ یہ وسیع تر اجلاس اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ اسلام کا پیغام دوسروں تک جلد اور مؤثر انداز میں پہنچانے اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیوں اور پروپیگنڈے کے اِزالے کے لئے علما کو ٹی وی پروگراموں میں حصہ لینا چاہئے اور الیکٹرانک میڈیا کے لئے ایسے تعمیری اصلاحی اور تعلیمی پروگرام تیار کئے جانے چاہئیں جو منکرات سے پاک ہوں۔ اسلامی دعوت و اصلاح اور تبلیغ کے لئے مفید ہوں، جن سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈے کا تدارک ہوتا ہو۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی نے اس پر یہ اضافہ کیا کہ ''میڈیا پر جو تصاویر آتی ہیں، ان کو ناجائز اور حرام سمجھتے ہوئے "إلا من أکرہ وقلبه مطمئن" کے پیش نظر میڈیا پر دفاعِ اسلام درست ہے۔''

آراء میں بعد المشرقین اور اختلاف کی انتہا کے باوجود علماء کا ایک نکتے پر متفق ہونا بہرحال ایک احسن اقدام ہے۔ برادرم حسن مدنی نے 'سونے پر سہاگہ' والا کام یہ کیا کہ اس مجلس میں ہونے والی ساری بحث کو 'محدث' کے جون کے شمارے میں شائع کردیا ہے اور ہر نقطہ نظر کے پیچھے کارفرما استدلال کی نشاندہی کرنے کی بھی کوشش کی، جس سے ایک عام آدمی بھی تصویر اور ویڈیو کے حوالے سے اس تحقیقی گفتگو سے استفادہ کرسکتا ہے۔

اس سارے عمل میں شریک رہنے والے تمام حضرات نہ صرف مبارکباد کے مستحق ہیں بلکہ ان سے یہ بھی گزارش ہے کہ یہ ایک ابتدائی قدم ہے، اس پر ابھی کامل اتفاقِ رائے کی خاطر لازم ہے کہ مزید بحث ہو اور علماء کو تحقیق کا مزید موقع دیا جائے۔ اس کے ساتھ اس کام کو ذرا وسعت دی جائے اور اس کی رفتار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔ اس میں شبہ نہیں کہ علمی اور دینی مسائل انتہائی احتیاط کے متقاضی ہیں مگر ایک ایک معاملے پر سال سال بعد اجلاس بھی کچھ مناسب نہیں۔ اس کے لئے مستقل بنیادوں پر موضوعاتی کمیٹیاں بنا کر کام کو وسیع اور سبک رفتار کیا جاسکتا ہے تاکہ مجتہدانہ کاوشوں کو مزید توسیع دی جاسکے۔

(تحریر: سیف اللہ خالد ...... روزنامہ 'اُمت' کراچی: ۲۳؍جون ۲۰۰۸ء)

www.KitaboSunnat.com